رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۳۵ | مورخہ ۲ نومبر ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت اللہ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور روزانہ سیر کو تشریف لیجاتے ہیں۔ ٹانگ کے درد میں افاقہ تو ہے۔ مگر بالکل رفع نہیں ہوا۔

مبلغین کی جماعت کو جناب حافظ روشن علی صاحب بخاری شریف کا جو دور کرا رہے تھے۔ اس کا آخری سبق جناب حافظ صاحب کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ۲۸ اکتوبر بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں جماعت مبلغین کو دیا۔ اور خاتمہ کے بعد دعا فرمائی۔

جناب حافظ روشن علی صاحب و مہاشہ فضل حسین صاحب اور جماعت مبلغین کے چند اصحاب آریوں کے مباحثہ کیلئے امرتسر گئے

اخبار احمدیہ

نیا مالی سال شروع ہو گیا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیا مالی سال شروع ہو گیا ہے۔ پچھلے سال کے متعلق جو جو فہرستیں اور مالی رپورٹیں احباب سے طلب کی گئی ہیں وہ بہت جلد ارسال کر دی جائیں۔ حیدر آباد دکن ۔ نوشہرہ چھاؤنی سہارنپور ۔ پشاور ۔ جھانسی ۔ بھنگالہ و ماہل پور ضلع ہوشیارپور ڈیرہ دون ۔ کلکتہ ۔ برہمن بڑیہ ۔ پانی پت ۔ حیدر آباد سندھ دہلی ۔ سادکا گڑھ ۔ گجرانوالہ سے ضروری اطلاعات پہنچ چکی ہیں ۔ بھیرہ اور لکھنؤ سے نامکمل فہرستیں آئی ہیں ۔

بفضلہ تعالیٰ انجمن دہلی نے اب نہایت سرگرمی سے کام شروع کیا ہے ۔ اور ہر ماہ مفصل مالی رپورٹ ارسال کرنا شروع کی ہے

عبد المغنی ناظر بیت المال

جماعت قادیان کا چندہ خاص

مکرم ایڈیٹر صاحب الفضل۔

السلام علیکم۔

اخبار الفضل میں زیر عنوان چندہ خاص قادیان مع ضلع گورداسپور کی رقم ۹ - ۳ - ۲ ۱۶۱۶۲ چھپی ہے۔ "مع گورداسپور" کی وجہ سے خاص قادیان کی رقم نہیں معلوم ہوتی ۔ اسلئے مکرم ناظر بیت المال سے درخواست ہے کہ صرف قادیان کے چندہ خاص سے اطلاع دیں ۔ کیونکہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قادیان کے لوگ چندہ اتنا جانتے ہیں دینا نہیں جانتے ۔ حالانکہ تمام جماعتوں سے قادیان والوں کی رقم چندہ بڑھی ہوئی ہے ۔ ہاں ایک اور تشریح کی بھی ضرورت ہے ۔ کہ ان احباب کا چندہ کتنا ہے ۔ جو صدر انجمن یا نظارت کے ماتحت خدمت بجالاتے ہیں ۔ اور ان دوستوں کی موعودہ رقم کتنی ہے ۔ جو اپنے طور پر کاروبار کرتے اور یہاں بستے

احمد احمدیہ سے کتنی رقم وصول ہوئی ہے۔ اگر اس کے ساتھ یہ بھی بتا دیا جائے کہ چندہ مسجد لنڈن میں ایسے دوستوں کی رقم موعودہ کتنی تھی۔ اور وصول کتنی ہوئی ہے۔ تو بہت مہربانی ہوگی

طالب تفصیل۔

ایڈیٹر:۔ اس کے متعلق جناب ناظر صاحب بیت المال نے خاص مہربانی کر کے حسب ذیل تفصیل بھیجنے کی تکلیف گوارا فرمائی ہے:۔

	روپے	آنے	پائی
کارکنان صدر انجمن و دیگر صیغہ ہائے نظارت کا چندہ خاص	۷۰۹۱	۲	۰
دیگر احباب ساکنان قادیان کا چندہ خاص	۷۶۵۰	۱۲	۰
باقی انجمنہائے ضلع گورداسپور کا چندہ	۱۴۲۰	۵	۰
میزان کل	۱۶۱۶۲	۳	۹

جماعت سیالکوٹ سامانہ کا امیر

مولوی فضل الرحمٰن صاحب سامانہ کو حضرت اقدس نے جماعت سامانہ معہ شاخہائے سامانہ کا امیر مقرر فرمایا ہے۔ نصر اللہ خان ناظر خاص

نومبایعین

(۱) برادرم ڈاکٹر غلام دین صاحب اسسٹنٹ سرجن جو ابھی چند ہی دنوں سے بہادر گڑھ ضلع رہتک سے تبدیل ہو کر یہاں تشریف لائے ہیں۔ داخل سلسلہ حقہ ہو کر بیعت خلافت سے مشرف ہوئے ہیں۔ احباب ان کی استقامت کے لئے دعا فرمادیں۔ اور نیز دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو اپنے فضل و کرم سے حل کر دے۔

منظور احمد بھیروی سلانوالی لائن سرگودھا

(۲) ملک دہمن خان صاحب کلرک ایس۔ اینڈ۔ ٹی ریکارڈ انبالہ چھاؤنی (۳) اور بھائی عبد الغنی صاحب کلرک ہیں۔ ٹی۔ سی۔ ریکارڈ آفس انبالہ چھاؤنی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں۔ احباب ان کی استقامت اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمادیں

خاکسار عبد الحکیم احمدی۔ سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ انبالہ چھاؤنی

نواح مراد آباد کے احباب کو اطلاع

جملہ بزرگان جماعت احمدیہ جو مراد آباد کے نواح میں ہوں۔ بذریعہ اخبار ہٰذا ملتمس ہوں کہ وہ براہ کرم میرے غریب خانہ پر آکر مجھ سے ملیں۔ تاکہ جمعہ و جماعت کا انتظام کیا جاوے۔ والسلام

عاجز۔ خاتم محمد ایوب خان احمدی (رسالدار بہادر) مراد آباد۔

اعلان نکاح

محمد نواز خان صاحب آف اڑیسہ سکرٹری انجمن احمدیہ کراچی کا نکاح بابو عبد الرزاق خان صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی کی بڑی لڑکی ہدیٰ بیگم سے سات سو روپیہ مہر پر اور (۲) فقیر محمد عبد اللہ صاحب انسپکٹر پولیس کا نکاح خان صاحب موصوف کی چھوٹی لڑکی امینہ بیگم سے ایک ہزار روپیہ مہر پر شیخ غلام احمد صاحب مبلغ قادیانی نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ ہر دو فریقین کو مبارک کرے۔ اور برکت دے آمین

خاکسار محمد یوسف ای۔ ایس احمدی نائب سکرٹری انجمن احمدیہ۔ سولجر بازار۔ کراچی۔

(۳) میاں محمد ظہور صاحب ساکن پٹیالہ برادر خورد ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کا نکاح ۲۴ر اکتوبر ۱۹۲۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے سکینہ بنت میاں عبد الحئی صاحب ساکن بدوملہی سے مبلغ صمار روپیہ مہر بشمولیت زیور پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

ولادت

شیخ محمد احمد صاحب ابن شیخ یعقوب علی صاحب کے ہاں مورخہ ۲۸ ستمبر ۲۲ء کو لڑکا تولد ہوا۔ اور حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے محبوب احمد نام رکھا۔ تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ مولود کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نیک اور خادم دین بناوے۔

شیخ محمد ابراہیم علی۔ قادیان۔

(۲) منشی عبد المجید صاحب احمدی تبلیغی سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۷ر اکتوبر ۲۲ء کو لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مولود کو مبارک کرے۔ مولود کا نام بشیر الدین احمد رکھا گیا۔

خاکسار محمد علی احمدی امیر جماعت احمدیہ پشاور

(۳) ۲۳ ستمبر ۱۹۲۲ء بروز ہفتہ خداوند کریم نے میرے گھر فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے

مرزا اکبر بیگ احمدی کمپونڈر۔ سیبوی

(۴) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عاجز کو لڑکا مورخہ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۲۲ء کو بخشا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ خادم دین اور عمر دراز ہووے۔

خاکسار عبد القدوس سکرٹری انجمن احمدیہ محلانوالہ

(۵) خاکسار کے ہاں ۲۲ر اکتوبر کو لڑکی متولد ہوئی ہے

احباب اس کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسکو نیک اور خادم دین بنائے۔ محمد حسین بٹ احمدی۔ نیر دپی مقیم قادیان

(۶) اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

عبد العزیز۔ سیکنڈ ماسٹر۔ ہائی سکول۔ چکوال۔ ضلع جہلم

(۷) اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے محمد شریف (سکرٹری انجمن احمدیہ کالا گڑھ) کے گھر فرزند عطا فرمایا۔ احباب سے التجا ہے کہ مولود مسعود کیلئے دعا کی جاوے۔ خاکسار شیخ فضل کریم سٹیشن ماسٹر (رخصتی) کالا گڑھ

درخواست دعا

میرا بھائی بنام محمد صادق عمر ۱۹ برس جس کو کہ آنکھ دکھنے کی وجہ سے تقریباً ڈیڑھ سال سے دہنی آنکھ میں پھولا پڑ گیا ہے۔ ایک دوائی سے کسی قدر فائدہ ہوا ہے۔ احباب اس کی بینائی کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار فضل احمد۔ احمدی۔ راولپنڈی چھاؤنی۔

(۲) خاکسار کی بیوی عرصہ ایک سال سے سخت بیمار ہے احباب ازراہ کرم مریضہ کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

خاکسار نذیر احمد خان۔ ہڑپہ۔

(۳) خاکسار کی اہلیہ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ بقا محمد مدرس مدرسہ جنڈالہ (جہلم)

(۴) سب احباب میرے لڑکے کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت و شفا عطا فرماوے۔

خاکسار مستری محمد اسمٰعیل۔ ڈیرہ دون۔

(۵) ایک مقدمہ میں کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ میں عرصہ ۱۲۔ ۱۳ سال سے مقدمات کی تکالیف میں ہوں احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے ان سے بچائے۔

خادم۔ محمد ابراہیم پسر میاں محمد اکبر مرحوم ٹھیکیدار قادیان

(۶) خاکسار کے لئے درد دل سے جسمانی اور روحانی بیماریوں سے صحت پانے کے لئے دعا فرمائی جائے۔

خاکسار محمد عبد اللہ دفعدار کیمل کور نمبر ۱۵۔ راولپنڈی

(۷) میری اہلیہ قریب دس ماہ سے اور والدہ صاحبہ ۳ سال سے بیمار ہیں۔ احباب سے عرض ہے کہ دعا فرمائیں۔

خاکسار شیخ رحمت اللہ ازمو گا۔

(۸) بابو محمد ثناء اللہ صاحب نظامی احمدی سکرٹری جماعت احمدیہ اکھنور علاقہ جموں بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ تمام احمدی احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس مرض

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - مورخہ ۲ نومبر ۱۹۲۲ء

عیسائی امریکہ کو مسلمان بنانے کی کوشش

ایک امریکن اخبار اور احمدیت

امریکہ کے مشہور اخبار "پیرسے کس ہیرلڈ" نے اپنے "میگزین سیکشن" ۲۵ جون ۱۹۲۲ء میں بڑے سائز کے قریباً پورے صفحے پر احمدیہ مشن امریکہ کے حالات درج کئے ہیں۔ اور جناب مفتی محمد صادق صاحب کی تصویر "مسلم سن رائز" کے پہلے صفحہ کا نقشہ۔ نیو یارک میں اذان دینے کے مینار کی مصنوعی تصویر جس میں مؤذن کھڑا اذان دے رہا ہے۔ ہائی لینڈ پارک کی مسجد اور لنڈن میں نومسلموں کے نماز پڑھنے کے نظارہ کی تصاویر بھی دی ہیں۔ اور لکھا ہے:۔

"امریکہ کے عیسائی لوگ ہر سال لاکھوں ڈالر یسوع کی انجیل کو تمام دنیا میں پھیلانے اور روئے زمین کے لوگوں کو عیسائی بنانے کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔ اور جبکہ اس قدر عظیم الشان خرچ ممالک غیر میں اپنے وقف شدہ عیسائی مشنریوں کے آرام و آسائش کے لئے جو نہایت سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ کیا جا رہا ہے۔ دنیا کے دیگر بڑے بڑے مذاہب میں سے ایک مذہب عیسائی امریکہ میں اپنے قدم جمانے کے لئے زبردست کوشش کر رہا ہے۔

مسلمانوں کے لیڈروں نے ....۲۳۰ ملین یا اس سے کم و بیش پیروان اسلام پر جو کہ اسوقت ٹرکی۔ ہندوستان اور دیگر ممالک میں ہیں۔ اکتفا نہ کرتے ہوئے اپنی عنان توجہ کو یونائیٹڈ سٹیٹس اور کنیڈا کی طرف پھیرا ہے تاکہ ان دونوں قوموں کو اسلام کے مضبوط قلعے بنائیں۔

ان کا ارادہ ہے کہ وہ اپنی خوشنما مسجدیں اور مینار جن پر کھڑے ہو کر مؤذن اذانیں دیتے ہیں۔ اسی کثرت سے ان ممالک میں بنائیں۔ جس کثرت سے ہمارے گرجے بنے ہوئے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں کہ وہ دن آنیوالا ہے اور وہ کوئی زیادہ دور نہیں جبکہ ہلال صلیب پر غالب آجائیگا اور اہل امریکہ کی ایک بہت بڑی تعداد ان اعتقادات کی پیرو بن جائیگی۔ جو قرآن میں بیان کئے گئے ہیں۔

امریکہ کے کروڑوں عیسائی جو بہت مدت سے بڑے اشتیاق کے ساتھ اس وقت کا انتظار کرتے رہے ہیں۔ جب صلیب دنیا کے ہر ایک حصہ میں غالب ہو جائیگی۔ اور تمام دنیا کے انسان یسوع مسیح کے پیرو بن جائینگے۔ ان کے نزدیک اس براعظم کو "کافر ترک" کے مذہب پر فتح کر لینے کی تجویز ایک ناقابل اعتبار بات معلوم ہوگی۔ لیکن اسمیں شک کی کوئی گنجایش نہیں کہ یہ تجویز واقعی طور پر عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اور اسی مذہبی جوش کے ساتھ جس کے لئے تمام مسلمان مشہور ہیں۔

ایک سال سے کچھ ہی زیادہ عرصہ ہوا ہے۔ جب سے کہ ریاستہائے متحدہ میں ایک مسلمان مبلغ آیا ہوا ہے جس کے ذمہ یہ فرض رکھا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے مذہب کو شمالی امریکہ کے طول و عرض میں پھیلائے۔ اس کا نام مفتی محمد صادق ہے اور وہ قادیان (پنجاب۔ ہندوستان) سے آیا ہے۔ جہاں اسلام کے سلسلہ احمدیہ کا مرکز ہے۔

سلسلہ احمدیہ اپنے بانی کی وجہ سے اس نام سے پکارا جاتا ہے۔ جس کے متعلق مسلمان اعتقاد رکھتے ہیں کہ زمانہ موجودہ میں مثیل مسیح ہو کر آیا۔ مسیح کو وہ خدا کا نبی سمجھتے ہیں لیکن اپنے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اسپر فضیلت دیتے ہیں جسے وہ خاتم النبیین کہتے ہیں۔

سلسلہ احمدیہ کا خاص مقصد اسلام کو دنیا میں پھیلانا اور جس قدر ممکن ہو سکے۔ عیسائیت۔ یہودیت۔ بدھ ازم اور دیگر مذاہب کے لوگوں کو اس مذہب میں داخل کرنا ہے اس سلسلہ کے لوگوں کا ماٹو یہ ہے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

وہ طریق جس سے جماعت احمدیہ اپنا کام کرتی ہے۔ بہت بڑی مشابہت رکھتا ہے اس طریقہ سے۔ جو عیسائیت کے مشنریوں نے اپنے انتظام کا رکھا ہوا ہے۔ ہندوستان میں مرکز سلسلہ سے ایسے مبلغین جنھوں نے اپنی زندگیاں محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تعلیم کو جو کہ قرآن میں بیان ہوئی ہے۔ دنیا میں پھیلانے کے لئے وقف کی ہوئی ہیں۔ دنیا کے ہر اس حصہ میں بھیجے جاتے ہیں۔ جہاں ہنوز اسلام غالب مذہب نہیں ہے۔

یہ واعظ اعلےٰ درجہ کے تعلیم یافتہ آدمی ہیں۔ متعدد زبانوں میں گفتگو کرتے ہیں۔ جو انہیں اس کام کے لئے سکھائی جاتی ہیں۔ جوان کے در پیش ہے۔ ان کو مبلغ کہا جاتا ہے ان کے فرائض اور ذمہ واریاں بہت ہی قریب کی مشابہت رکھتی ہیں ہمارے واعظ پادریوں کی ذمہ واریوں سے۔

اس وقت علاوہ اس مبلغ کے جو امریکہ میں ہے اس سلسلہ کے مبلغ تمام ہندوستان میں انگلینڈ۔ برما۔ سیلون چین۔ آسٹریلیا۔ میسوپوٹیمیا۔ ایران۔ عرب۔ مصر۔ مشرقی اور مغربی افریقہ۔ ماریشس اور متعدد دوسرے مقامات میں ہیں۔ اور مبلغ بھی بیرونجات میں بھیجے جائینگے۔ جونہی کہ وہ تیار ہو جائینگے۔ اور فنڈ کام کو اور زیادہ وسعت دینے کے قابل ہو جائینگے۔

ڈاکٹر صادق جیسا کہ ان کا نام ہے۔ ایسے مشنری ہیں جن کے سپرد ریاستہائے متحدہ اور کنیڈا کو اسلام کیلئے فتح کرنے کا کام کیا گیا ہے۔ وہ اپنے آپ کو بہت محنت اور سرگرمی سے کام کرنیوالا ثابت کر رہے ہیں۔ اور معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ان کے اخراجات کا کافی انتظام ہے۔ اس ترقی نے جس کے متعلق وہ دعویٰ رکھتے ہیں کہ انہیں چند ماہ میں حاصل ہوئی ہے۔ ان کے دلدادوں کو یہ خیال کرنے کا موقعہ بہم پہنچا دیا ہے کہ وہ دن جبکہ امریکہ مسلمان ہوجائیگا ان کی امید سے بھی پہلے طلوع ہونیوالا ہے۔

ان کئی سو نومسلموں کے علاوہ جن کے متعلق انھوں نے لکھا ہے۔ کہ عیسائیت کے مختلف فرقوں سے مسلمان بنائے گئے ہیں۔ انھوں نے ہزاروں ترک اور دوسرے مسلمانوں میں جو کہ امریکہ میں بستے ہیں۔ مذہبی دلچسپی کو بحال کرنے کے متعلق بہت بڑا کام کیا ہے۔

ڈاکٹر صادق کے یہاں آنے کے بعد ایک مسجد خوشنما

اور ہر طرح کی احتیاط کے ساتھ ہائی لینڈ پارک پنج میں جو کہ ڈیٹرائٹ کے مضافات میں سے ہے۔ تعمیر ہوئی ہے۔ اسوقت تک یہ مبلغ اسلام بمبیں قیام پذیر تھا۔ حال ہی میں وہ شکاگو میں چلا گیا ہے۔ اور مستقبل قریب میں شکاگو نیویارک اور بہت سے دوسرے بڑے شہروں میں تعمیر شدہ مساجد دیکھنے کی اُمید رکھتا ہے۔

ڈاکٹر صادق کے کام کی ترقی کی رپورٹ ایک رسالہ میں چھپتی ہے۔ جسے "مسلم سن رائز" کہا جاتا ہے۔ جس کا کہ وہ خود ایڈیٹر اور پبلشر ہے۔ اور جو تین ماہ کے بعد نکلتا ہے۔ یہ ایک خوبصورت چھپا ہوا ۲۸ صفحہ کا رسالہ ہے۔ جو سوائے بعض عربی الفاظ کے بالکل انگریزی میں ہوتا ہے۔ اس کے صفحہ اول کا نقشہ مذہب کے شیدائی مسلمانوں کی عظیم الشان امید کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ ریاستہائے متحدہ اور کینیڈا کا نقشہ ظاہر کرتا ہے "یہ دونوں قومیں اسلام کے سُورج کی پُر نور شعاعوں کے نیچے نہا رہی ہیں"۔

اپریل ۱۹۲۲ء کے "مسلم سن رائز" کے پرچہ میں امریکہ کے ۳۳ مردوں اور عورتوں کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جن کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ کہ حال ہی میں انھوں نے احمدیت کو قبول کیا ہے۔ ان کو امریکن ناموں کے بعد عربی نام دیئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر صادق کا رسالہ قرآن اور احادیث سے اقتباس شائع کرتا ہے۔ اور زمانہ حال کے نبی احمدؑ کی تحریروں کو بھی درج کرتا ہے۔ اس میں کئی ایک مضمون ایسے ہیں جنمیں اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور بلاشبہ ہر موقع پر موخر الذکر کی ذلت دکھائی گئی ہے۔

"اگر یسوع مسیح یہاں آتے" کے زیر عنوان ڈاکٹر صادق بیان کرتا ہے کہ اگر یسوع مسیح داخلہ ملک کے موجودہ قانون کے ماتحت ریاست ہائے متحدہ میں داخل ہونے کی درخواست کرے۔ تو کیا واقع ہو۔ اس کے متعلق حسب ذیل سوال و جواب ہیں۔ جو بطور گفتگو محکمہ مذکورہ کے افسر اور یسوع مسیح کے درمیان بیان کئے گئے ہیں"۔

اس کے بعد وہ سارا مضمون نقل کیا گیا ہے جس کا ترجمہ الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں دیا جا چکا ہے۔

"خلیفۃ المسلمین" کی شبیہ

معاصر روزانہ پیسہ اخبار (۲۷ر اکتوبر) میں ایک شبیہ شائع ہوئی ہے۔ جسے ہم نقل کرتے ہوئے اس کا تعارف بھی اخبار مذکور ہی کے الفاظ میں کرانا مناسب سمجھتے ہیں۔ جو لکھتا ہے:۔

"خلیفۃ المسلمین سلطان وحید الدین"۔

"جن کو ترک احرار معزول کرنا چاہتے ہیں"۔

مسلمان اس مایہ ناز ہستی کو جس قدر وقعت اور اہمیت دیتے ہیں۔ اس کا اندازہ حسب ذیل الفاظ سے لگانا چاہیئے۔ جو حال ہی میں اخباروں میں اشاعت پذیر ہوئے ہیں۔

"یہ ظل اللہ ہیں۔ ان کی ذات مقدس ہے اور دنیائے اسلام کا روحانی اقتدار ان کے سپرد ہے"۔ (ہمدم ۲۶ر اکتوبر)

یہ الفاظ جس خلوص اور عزت کو ظاہر کر رہے ہیں اُنکو مدنظر رکھتے ہوئے ہم سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہینگے کہ جس نازک اندام انسان کے لئے احترام شریعت کی خاطر ڈاڑھی کے چند تولہ بالوں کا بار بھی ناقابل برداشت ہے اس کے لئے شریعت کے دوسرے احکام بجالانا کس قدر مشکل ہو گا۔ اور وہ کہاں تک ان کی پابندی کی تکلیف برداشت کرتا ہو گا۔

آہ! مسلمان جنہیں "دُنیائے اسلام کے رُوحانی اقتدار کی حامل "ذات مقدس" اور ظل اللہ" سمجھتے ہیں۔ ان کی یہ شکل اور یہ شباہت۔ کاش! مسلمان غور کریں کہ جس انسان کو وہ سب سے اعلےٰ سمجھ کر تمام دنیائے اسلام کا روحانی اقتدار سپرد کرتے ہیں۔ وہ اسلام کے ایک خاص حکم کی علی الاعلان خلاف ورزی کرنا معمولی بات سمجھتا ہے کیا اب بھی مسلمان کسی ایسے مامور اور مصلح کی ضرورت سے انکار کرینگے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اسلام کی حفاظت اور مسلمانوں کی اصلاح کے لئے مبعوث ہو۔

سُودی لین دین

اسلامی احکام کی صداقت اور فضیلت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ لوگ جو مسلمان کہلاتے ہوئے اپنی بدقسمتی سے اسلام سے بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ اور اپنے قول اور عمل سے اسلام کے احکام کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ غیر مذاہب کے لوگ اپنے صدیوں کے تجربہ سے اسلامی حکم کی صداقت پر مُہر تصدیق ثبت کرنے کے لئے مجبور نظر آتے ہیں۔

موجودہ زمانہ میں سود خوری کو مالی ترقی کا واحد ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ مسلمان جہاں اور اسلامی احکام کی خلاف ورزی کرنا معمولی بات سمجھتے ہیں۔ وہاں عام طور پر سود دینے اور ایک حد تک لینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اور بعض نے تو یہاں تک دیدہ دلیری دکھائی ہے کہ سودی لین دین کے جواز کی کوشش شروع کر دی ہے۔ چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا علی گڈھ کے ایک شخص نے مسلمانوں کے مستقبل کے متعلق ایک کتاب لکھتے ہوئے اسمیں سارا زور اسی پر صرف کیا ہے۔

لیکن کیا فی الواقعہ سود خوری ایسی ہی چیز ہے۔ جو کسی قوم کو بام رفعت پر پہنچا سکتی اور اسکی ترقی کی ضامن ہو سکتی ہے۔ اس کیلئے پشتہا پشت سے سود کھانیوالی ہندو قوم کے ایک اخبار کے حسب ذیل الفاظ ملاحظہ ہوں۔ پرتاپ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۲۲ء لکھتا ہے:۔

"سود خوری کی عادت نے پہلے کئی قوموں کو تباہ کیا ہے۔ اور اسوقت ہندوؤں کو تباہ کر رہی ہے۔ روپیہ جمع کرنے کا جذبہ ہندوؤں کے اندر اسقدر بڑھا ہوا ہے کہ وہ اس کی خاطر اپنا سب کچھ ناش کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں"۔

یہ اعتراف حقیقت جہاں قرآن کریم کے اس ارشاد کی صداقت ظاہر کر رہا ہے کہ الذین یاکلون الربوٰ لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطٰن من المس۔ سود خوروں کو استواری حاصل نہیں ہوتی۔ اسی طرح ان مسلمان کہلانیوالوں کی افسوسناک حالت کو بھی ظاہر کرتا ہے جو سودی لین دین کرتے اور جو سود کے جواز

خطبہ نکاح

نکاح کے معاملہ میں دین مدنظر ہو

فرمودہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

میاں عبدالسلام صاحب خلف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نکاح کے موقعہ پر پڑھا گیا۔

شادی و غم کے مختلف اثرات

نکاح اور شادی کے معاملات ہمیشہ ہوتے ہی رہتے ہیں۔ اور اگر نکاح شادیاں نہ ہوتیں۔ تو دنیا کی یہ حالت بھی نہ ہوتی۔ مگر پھر بھی ہر انسان کی خوشی اور راحت کا اثر جدا ہوتا ہے۔ ایک شادی ایک انسان کے دل میں اور احساس پیدا کرتی ہے۔ اور دوسرے کے دل میں اور۔ ایک ڈاکو جس نے ملک میں فتنہ و فساد مچایا ہوتا ہے۔ اور ہر طرف لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کر رکھا ہوتا ہے۔ وہ مرتا ہے تو لوگ خوش ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ اچھا ہوا مر گیا۔ لیکن اس کے گھر کے لوگوں کی نظر میں وہ ایک ڈاکو کی حیثیت میں نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کے لئے چونکہ وہ ذریعہ معاش ہوتا ہے۔ اور اس سے ان کے بہت سے تعلقات اور آرام وابستہ ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اس کے مرنے پر غم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک شخص جو کسی جماعت کے لئے بطور عمود کے ہوتا ہے۔ اور اس کی ذات پر جماعت کی ترقی اور تنزل کا انحصار ہوتا ہے۔ اس کی موت پر اس جماعت میں ماتم ہوتا ہے۔ مگر وہ لوگ جو اس جماعت سے تعلق نہیں رکھتے۔ ان کے لئے اس کی موت کچھ بھی اہمیت اور اثر نہیں رکھتی۔ یہی شادی کا حال ہوتا ہے۔ جن کے ہاں شادی ہوتی ہے۔ وہ تیاریاں کرتے خوشیاں مناتے ہیں۔ اور دیکھا گیا ہے۔ کہ شادی کی تیاری میں بہت لوگ اپنا گھر لٹا دیتے ہیں۔ اگر پاس کچھ نہ ہو۔ تو روپیہ قرض لیکر خرچ کرتے ہیں۔ مگر اوروں کو اسکا کچھ بھی علم نہیں ہوتا۔ اور اس خوشی سے ان کے دل پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ ہاں اگر باجا بج رہا ہو۔ تو ان کو اتنا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی کے یہاں شادی ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ غرض یہ احساسات کا عجیب سلسلہ ہے۔ اس پر غور کرنے سے عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے۔ ایک بات ایک کے لئے خوشی کی گھڑی اور راحت کی واحد باعث ہوتی ہے۔ مگر دوسرے کے لئے ماتم کا اثر رکھتی ہے۔ اور بہت ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کو نہ کسی کی خوشی میں حصہ ہوتا ہے۔ نہ غم میں۔

رنج و غم کے احساس کے متعلق مسیح موعود کا نکتہ

یہ مضمون مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک فقرے میں سکھایا تھا۔ حضرت مسیح موعود باقاعدہ اخبار پڑھا کرتے تھے ایک دن ۱۹۰۶ء میں اخبار پڑھتے ہوئے مجھے آواز دی "محمود" "محمود" یہ آواز اس طرح دی کہ گویا کوئی جلدی کا کام ہوتا ہے۔ جب میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے خبر سنائی۔ ایک شخص (جس کا مجھکو اس وقت نام یاد نہیں) مر گیا ہے۔ اس پر میری ہنسی نکل گئی۔ اور میں نے کہا۔ مجھے اس سے کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ اس کے گھر میں تو ماتم پڑا ہو گا۔ اور تم کہتے ہو۔ مجھے کیا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ یہ کہ جس کے ساتھ تعلق نہ ہو۔ اس کے رنج کا اثر نہیں ہوتا۔"

وہ کوئی بڑا ہی آدمی ہو گا۔ کہ اس کا ذکر اخبار میں کیا گیا۔ یا کم از کم اس کا اخبار والے کے ساتھ کوئی تعلق ہو گا۔ تبھی اس کا ذکر اخبار میں کیا گیا۔ کچھ بھی ہو مگر اس کی موت کا اس کے بیوی بچے۔ اور متعلقین پر اثر ضرور ہو گا۔ اور وہ اس کی موت سے غمگین ہوں گے۔ لیکن دوسروں کے لئے اسکا کچھ بھی اثر نہیں تھا۔ اسی طرح انسان غیر کی خوشی کا بھی احساس نہیں کر سکتا۔ پس خوشی اور غم کے احساس کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ تعلق ہو۔ اسی لئے شریعت نے روزے میں یہ سبق رکھا ہے۔ کہ انسان خود بھوک برداشت کرے۔ تا اسکو دوسرے کی بھوک کا بھی احساس ہو سکے۔

حضرت خلیفہ اول سے جماعت کا تعلق

آج جس نکاح کے اعلان کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ یہ تمہید اسی کے متعلق ہے۔ کہ جیسے احساسات ہوں۔ اسی کے مطابق اثر ہوتا ہے۔ آج میں میاں عبدالسلام جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں۔ کے نکاح کے اعلان کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ وہ اپنی آئندہ عمر میں کیا کام کرینگے۔ اور ان کو دین کی خدمت کے کیا کیا موقع ملینگے۔ ہم نہیں جانتے۔ ہاں ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے دین کی خدمت لے۔ مگر چونکہ ان کا تعلق ایک ایسے وجود سے ہے۔ جس کی شادی و غم ہم سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلئے باوجود اس کے کہ ابھی ان سے کوئی کام ظاہر نہیں ہوئے۔ ان کی حضرت خلیفہ اول سے وابستگی جنکی خوشی ہمارے لئے اپنی خوشی کے برابر اور بعض صورتوں میں اپنی خوشی سے بھی بڑھکر ہوتی۔ ان کی خوشی ہماری ہی خوشی ہے۔

خوشی کا اثر

یہ محسوس کر کے کہ طبعی احساسات اس خوشی کے طلبگار ہیں۔ ہم سمجھ سکتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اگر زندہ ہوتے تو وہ کس طرح خوشی مناتے۔ وہ خود کس قدر دعائیں کرتے۔ اور دوسروں کو بھی کس قدر دعائیں کرنے کی تحریک ہوتی۔ اس بات کا خیال کر کے۔ یہ موقع ہمارے قلوب کے باریک احساسات میں خاص حرکت پیدا کرتا ہے۔ اور خوشی کی لہر ہمارے جسم میں پیر سے لیکر سر تک پھیل جاتی ہے۔

انسان کی عجوبہ پسندی

میں نے بتایا ہے۔ کہ نکاح ہوتے ہیں۔ اور یہ معمولی واقعات میں سے بات سمجھی جاتی ہے۔ مگر بعض واقعات اپنے ساتھ خصوصیات رکھتے ہیں۔ اور انسان کی تمام توجہ ان کی طرف منعطف ہو جاتی ہے۔ ہم ایک پہاڑی گاؤں میں سیر کے لئے گئے۔ ایک جگہ رات ہو گئی اور ہمیں ٹھہرنا پڑا۔ ہم نے اپنا سپرٹ کا چولہا جلایا۔ اور سبزی ترکاری اسی پر پکانی شروع کی۔ گاؤں چھوٹا سا تھا۔ دس پندرہ گھر ہونگے۔ وہاں کے سب لوگ چولہے کو دیکھنے کے لئے قطار باندھ کر ہمارے اردگرد بیٹھ گئے۔ اور انہوں نے ملکر گفتگو شروع کی۔ انہیں سے ایک کی بات زیادہ عجیب تھی۔ وہ مجھے یاد رہی۔ اس نے کہا۔ کہ میں سمجھ گیا ہوں۔ اس میں جن بند کیا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے آگ نکل رہی ہے۔

گاؤں والوں کے لئے چونکہ اس قسم کا چولہا بالکل عجیب چیز تھا۔ اس لئے وہ اس سے حیران ہوئے۔ لیکن خدا کا سورج روز چڑھتا ہے۔ مگر اس کی طرف لوگوں کو قطعاً توجہ نہیں ہوتی۔ بجلی کا لیمپ جس میں سورج کی ایک شعاع کے

برابر کبھی روشنی نہیں ہوتی۔ اس کی طرف لوگ توجہ کرتے ہیں۔ مگر اس لیمپ کی طرف جو خدا نے چڑھا یا ہے۔ ان لوگوں کی توجہ نہیں۔ اگر کوئی ایسا علاقہ ہوتا جہاں نسلاً بعد نسل سورج نہ نکلا ہوتا۔ وہاں سورج نکل آئے۔ تو ہزاروں لاکھوں آدمی مر جائیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ جب دمدار ستارے نکلتے ہیں تو یورپ میں کئی لوگ اس خیال سے خودکشیاں کر لیتے ہیں۔ کہ ان کا نتیجہ ہمارے حق میں مُضر ہوگا۔ تو جب ایک دمدار ستارے کے طلوع ہونے پر لوگ خودکشیاں کر لیتے ہیں۔ اگر سورج کا طلوع ہونا بھی ان کے نزدیک ایسا ہی غیر معمولی ہو تو لوگوں کی کیا حالت ہو۔ میں خیال کرتا ہوں کہ کتنے ہی مر جائیں۔ اور کتنے ہی لوگ سجدے میں جا پڑیں۔ کہ یہی خدا ہے۔

آنحضرت صلعم کے والدین کے نکاح کا نتیجہ

باوجود یکہ نکاح ہر گھر میں ہوتا ہے۔ اور اس کا اتنا ہی اثر سمجھا جاتا ہے۔ کہ ایک دلہن آجاتی ہے۔ اور کچھ چھوارے بٹ جاتے ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے۔ کہ نکاح کے اثرات بہت عظیم ہیں۔ نکاح کے اثرات کے نتیجہ میں دنیا تباہ بھی ہو سکتی ہے اور آباد بھی۔ اس کی موٹی مثال یہ ہے۔ کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے والد کی شادی ہوئی تو کوئی خصوصیت اس میں ظاہر نہیں ہوئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ آپ کی شادی کے لئے کوئی اظہار شان نہیں ہوا۔ مگر اس وقت کس کو معلوم تھا کہ ان کے ہاں ایسا بیٹا پیدا ہوگا۔ جو دنیا کی کایا پلٹ دیگا۔ یہ بات اس وقت کس کے ذہن میں آسکتی تھی۔ کہ وہ بچہ موسیٰ دکارز کی توجہ کو پھیر دیگا۔ آج دنیا میں شور ہے۔ اور ترکوں کی جنگ ہو رہی ہے۔ یہ بھی اس عبد اللہ کے بیٹے ہی کی وجہ سے ہے۔ یورپ ترکوں کا اتنا مخالف نہ ہوتا اگر ترک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے نہ ہوتے آج ہندوستانیوں کو ترکوں سے اتنی ہمدردی نہ ہوتی اگر ہندوستانیوں کو ترکوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جوڑا ہوتا۔ پس کیا یہ شور عبد اللہ اور آمنہ کے نکاح کا نتیجہ نہیں۔ مگر اس وقت کیا کوئی کہہ سکتا تھا۔ کہ اس کا ایسا نتیجہ ہوگا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے والد کا نکاح

اسی طرح اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد کا نکاح ہوا۔ آپ کے والد کو آپ کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہ خیال ہوگا کہ یہ ڈپٹی ہو جائینگے۔ سکھوں کی حکومت چھن گئی تھی۔ ان کو خیال ہوگا۔ کہ میں تحصیلدار کرا دونگا۔ اور پھر یہ ترقی کریگا۔ ان کو کہاں یہ خیال ہوگا کہ دنیا کی ترقی اور تنزل کی کنجیاں اس کے ہاتھ میں ہونگی۔ اگر آپ تحصیلدار ہوتے یا اس سے بڑھکر ڈپٹی ہو جاتے۔ اور پھر ڈپٹی کمشنر کی غیر حاضری میں قائم مقام ڈپٹی کمشنر بھی ہو جاتے۔ تو آپ کی عزت کیا ہوتی۔ یہی کہ ماتحت ملازمین عزت کرتے۔ یا اہل مقدمہ زیادہ سے زیادہ صوبہ کے افسر ہی ہوتے۔ تو صوبہ کے لوگ۔ اور جب پنشن لے لیتے تو یہ افسری ختم۔ لیکن ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ ہماری شادی کے نتیجے میں جو بچہ پیدا ہوگا۔ سارے زمانہ کی روحانی ترقیات اس سے وابستہ ہونگی۔ اس دنیا کی نہیں اگلے جہان کی نجات کا انحصار اس کے ماننے پر اور عذاب نہ ماننے پر مقدر ہوگا وہ زیادہ سے زیادہ ڈپٹی ہونے کا خیال کرتے ہونگے۔ ان کے نزدیک یہ بڑی بات ہوگی۔ کہ ڈپٹی ان کے گھر پر آئی لیکن یہ ان کو کہاں معلوم تھا۔ کہ اس لڑکے کو خدا یہ برکت دیگا۔ کہ بادشاہ اس سے نہیں۔ بلکہ اس کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔ اور رنجیت سنگھ کا کیا درجہ ہے۔ اس سے ہزاروں درجے بڑے بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت لینے کو خوش قسمتی سمجھیں گے۔

مسیح موعودؑ کو ماننے والے

پھر یہ ان کے گمان میں کہاں تھا۔ کہ دنیا اس کے پاس آئیگی۔ ابھی دیکھو اس مجلس میں کوئی کابل کا بیٹھا ہے کوئی مدراس کا۔ کوئی بنگال کا کوئی حیدر آباد کا۔ کوئی کہیں کا کوئی کہیں کا۔ حضرت صاحب کے والد کو اس وقت یہ کہاں معلوم ہوگا۔ کہ کوئی یونائیٹڈ سٹیس بھی ہے۔ آسٹریلیا کا ان کو علم نہ ہوگا۔ سودر ماریشیس کا تو ان کو یقیناً علم نہ ہوگا۔ پھر وہ کیسے خیال کر سکتے تھے۔ کہ ان علاقوں میں اس لڑکے پر جان قربان کرنے والے ہونگے۔ ان کو کس طرح یہ گمان ہو سکتا تھا۔ کہ وہ بچہ جو پیدا ہوگا اس کی حکومت زمین پر نہیں بلکہ وہ قلوب پر حکومت کریگا اور لوگ خواہش کرینگے کہ مال و جان و عزت اس کے قرب کے حاصل کرنے کے لئے قربان کر دیں۔ ان کے یہ بات ذہن میں نہیں آسکتی تھی۔

مولوی محمد حسین کے والد کو اگر معلوم ہوتا

اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کے قریباً ہم عمر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی تھے۔ ان کے والد کا جس وقت نکاح ہوا۔ اگر ان کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی حیثیت معلوم ہوتی۔ اور وہ جانتے کہ میرا ہونے والا بیٹا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل اور بروز کے مقابلہ میں وہی کام کریگا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ابوجہل نے کیا تھا۔ تو وہ اپنے آلہ تناسل کو کاٹ دیتا۔ اور اپنی بیوی کے پاس نہ جاتا۔ مگر اس کو معلوم نہ تھا۔ پس اس کے اثرات اور نتائج اچھے سے اچھے بھی ہو سکتے ہیں اور برے سے بدبھی۔ ان حالات و اثرات کا جو بعد میں پیدا ہونے والے ہیں۔ انسان احاطہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کے ایسے عظیم الشان اور گہرے اثرات ہوتے ہیں۔ کہ دل کو ہلا دیتے ہیں۔

ایک منتخبہ قاضی القضات کی گھبراہٹ

اسی کی مثال ایک واقعہ ہے۔ کہ بادشاہ نے ایک شخص کو قاضی القضات یا ہائیکورٹ کا جج بنا دیا۔ لوگ اس کو مبارکباد دینے کے لئے گئے۔ دیکھا تو وہ رو رہا تھا۔ اور اس کی گھگی بندھی ہوئی تھی۔ ایک شخص نے کہا کہ جناب یہ تو خوشی کا موقع ہے۔ آپ کو ایسا کونسا حادثہ پیش آیا۔ جو آپ رو رہے ہیں۔ اس نے کہا یہی تو رونے کا مقام ہے۔ اس شخص نے کہا۔ کہ آپ کو بادشاہ نے دانا اور لائق سمجھکر یہ عہدہ دیا ہے۔ آپ اس پر کیوں روتے ہیں۔ اس نے کہا۔ اے بیوقوف اندھے کو رستہ بتایا جا سکتا ہے۔ لیکن سوجاکھے کو کون بتائے۔ میرے پاس دو شخص آئینگے۔ ایک مدعی جو کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے دس روپیہ لینے ہیں۔ وہ مجھے دلوا دیجئے۔ اب وہ خوب جانتا ہے۔ کہ آیا درحقیقت اس نے روپیہ لینا ہے یا نہیں۔ اور مدعا علیہ آتا ہے۔ جو کہتا ہے کہ میں نے اس کا کوئی روپیہ نہیں دینا۔ یہ جھوٹ کہتا ہے۔ یہ دونوں شخص جانتے ہیں۔ کہ واقعہ کیا ہے۔ لیکن فیصلہ میرے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ جس کو کچھ بھی معلوم نہیں۔ کہ واقعہ کیا ہے۔ میں اس لئے روتا ہوں کہ میں اس میں کیسے فیصلہ کر سکتا ہوں۔ کیونکہ اس حال میں میرے فیصلے کے صحیح ہونے میں بہت شک ہے۔

اور ہو سکتا ہے کہ آپکے فیصلہ سے بہت سے لوگ نقصان اٹھائیں۔ ان کا گناہ میری گردن پر ہو گا۔

بیوی کیسی ہو

یہ بات معمولی اور محض ان کا ذوق تھا مگر اسمیں کوئی شک نہیں کہ شادی کا موقع ایسا ہے کہ اندھیرے میں ہاتھ مارنا ہے۔ چاہے ہاتھ میں موتی آجائے اور چاہے سانپ۔ اسی لئے اسلام نے نکاح کی بنیاد تقویٰ پر رکھی ہے۔ اور دنیاوی اغراض کو درمیان سے اڑا دیا ہے۔ ایک خوبصورت بیوی لازمی نہیں کہ آرام دہ ہو۔ مگر ایک بدصورت آرام دہ ہو سکتی ہے۔ ہاں وہ عورت سکھ دے سکتی ہے جو ہماری ہمدرد ہو۔ عورت چاہے تو مرد کو بالکل آزاد کر سکتی ہے۔ اور خانگی تفکرات سے نجات دے سکتی ہے۔ اور اگر عورت چاہے تو مرد کو قید بھی کر سکتی ہے۔ اور اس کی عزت و حرمت کو خاک میں ملا سکتی ہے۔ اور چاہے تو امن و آرام اور خیر و خوبی سے متمتع کر سکتی ہے۔

ایک احمدی کے اپنی اولاد کی شادی پر کیا جذبات ہونے چاہئیں

اس نکاح کے معاملہ میں چودھری ابو الہاشم خانصاحب ایم۔ اے نے جن کی لڑکی ہے۔ اس بات کو محسوس کیا ہے جو انہوں نے مجھ سے تھوڑا سا پڑھا ہے۔ اور جو پڑھا ہے۔ اس کو خوب یاد رکھا ہے۔ میں نے جب ان کو اس نکاح کے متعلق خط لکھا۔ اس کے جواب میں جو خط ان کی طرف سے آیا ہے اس میں جن شرائط کے ساتھ وہ اس نکاح کو منظور کرتے ہیں۔ وہ ایسی روح رکھتی ہیں۔ جو ہماری جماعت میں پیدا ہونی چاہیئے۔ وہ لکھتے ہیں بے شک میاں عبد السلام بڑے باپ کے بیٹے ہیں اور اس لئے ہمارے لئے واجب الاحترام ہیں۔ لیکن میں اپنی بیٹی کسی کے بیٹے کو نہیں دینا چاہتا۔ بلکہ کسی آدمی کو دینا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ میرا داماد اسلام کے لئے لڑنے والا ہو۔ وہ اسلام کی جنگ میں جان دیدے۔ وہ اسلام کا خادم اور سپاہی ہو۔ اور اسلام ہی کے مقصد میں اپنی زندگی کو لگا دے۔ گو صرف میرے داماد ہی کی بات ہو کہ میں چاہتا ہوں۔ میری ساری اولاد اسلام کے کام آئے گو میں میاں عبد السلام میں یہ جوش دیکھتا ہوں۔ مگر

میں سمجھتا ہوں کہ آپکے نزدیک میاں عبد السلام میں یہ قابلیت پائی جاتی ہیں تو آپ ان سے میری لڑکی کا نکاح پڑھ دیں۔ ورنہ میں ایک ادنیٰ سے ادنیٰ انسان کو زیادہ پسند کروں گا جسمیں یہ باتیں پائی جاتی ہوں۔ یہ وہ روح ہے جو جماعت میں پیدا ہونی چاہیئے۔ اسلام کے لئے اسوقت ایسے ہی لوگوں کی ضرورت ہے جو اپنی جان مال اور جائداد سب کچھ خرچ کریں۔ اور بغیر کسی شرط کے اسلام کے رستہ میں اپنی ہر ایک چیز خرچ کریں۔ اگر جماعت میں یہ بات پیدا ہو جائے۔ اور ہمارے تعلقات میں اس بات کو مد نظر رکھا جائے تو ایسی نسلیں پیدا ہوں۔ جو اسلام کی بڑی خدمت کر سکتی ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کے دل میں یہ خواہش ہو کہ وہ اپنے آپ کو اپنی اولاد کو اسلام کی خدمت میں لگائے۔ اور اس وقت جبکہ دین کی حفاظت کا کوئی سامان موجود نہیں ہے اور دین بیکسی کی حالت میں ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے

> بیکسے شد دین احمدؐ ہیچ خویش و یار نیست
> ہر کسے در کار خود با دین احمدؐ کار نیست

اسوقت اسلام دنیا کی نظروں سے پوشیدہ ہے۔ جماعت کا فرض ہے کہ اسلام کی خدمت کرے۔ اور اپنی اولاد میں خدمت دین کا جوش اور ولولہ پیدا کرے۔ اور پھر وہ نسلیں آئندہ نسلوں میں یہی بات پیدا کریں۔ اور تہیہ کر لیں کہ ہم نے شیطان کا قلع قمع کرنا ہے۔

حضرت خلیفہ اول رضہ کے احسانات کی یاد اور دعا

میں نکاح کا اعلان کرتے ہوئے یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں بالعموم جس قدر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اکثر حضرت خلیفہ اول رضہ کا احسان ہے۔ اگر کوئی شخص ایک دو روپیہ دے تو اس کے سامنے نگاہ نیچی رہتی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو انہوں نے علم سکھایا ہے۔ اس لئے ان کا ہم سب پر احسان ہے۔ اگر وہ اس موقع پر کچھ نہ دیں تو ہمیں خیال کرنا چاہیئے کہ وہ کیا دعائیں کرتے۔ اپنی ہمارا فرض ہے کہ ہم حضرت خلیفہ اول رضہ کے احسان کے تعلق کو محسوس کر کے دعا کریں۔

(نقل مطابق اصل)

اللہ تعالیٰ عبد السلام کو اور اس کے بھائیوں کو ایسی پاک زندگی عطا کرے جو وہ چاہتا ہے کہ اس کے بندوں کی ہونی چاہیئے اور جس کو اس کے بندے دین میں لگائیں اور جیسی زندگیوں سے اس کا منشا ہے کہ اپنا کام لے انکو لمبی زندگی دے اور اس تعلق کو میاں بیوی کے لئے مبارک کرے اور مبارک اولاد پیدا کرے اس کے

بعد میں چودھری ابو الہاشم خانصاحب ایم۔ اے کی لڑکی محمودہ کے نکاح کا میاں عبد السلام سے ایک ہزار روپیہ پر اعلان کرتا ہوں۔ چودھری صاحب نے اپنے خط کے ذریعہ جو انگریزی میں تھا اور حضور نے ایک حصہ پڑھ کر سنایا) مجھے اسکے قبول کرنے کا اختیار دیا ہے۔ ایجاب و قبول کے [illegible]

رسولِ عربی

> فیض جاری ہے ترا عام رسولِ عربی
> ہو عطا مجھ کو بھی اک جام رسولِ عربی
> کون ہے لطف سے محروم ترے عالم میں
> کچھ ہے تیرا نہیں انعام رسولِ عربی
> باعثِ کون و مکاں ذات مقدس تیری
> تیرے ہونے سے ہے سب کام رسولِ عربی
> شان میں تیری ہی لولاک لما آیا ہے
> اے مرے بانیِ اسلام رسولِ عربی
> وحی و الہام غلامی میں ترے ملتے ہیں
> اللہ اللہ ترے خدام رسولِ عربی
> زندہ ہوتے تو اطاعت تری کرتے عیسیٰ
> تجھ پہ نعمت کا ہے اتمام رسولِ عربی
> پیروی میں تری ملتا ہے خدا وند جہاں
> کیوں نہ مانیں ترے احکام رسولِ عربی
> تیرے آنے سے ہوا کفر جہاں سے زائل
> سرنگوں ہو گئے اصنام رسولِ عربی
> شربتِ دید کا اک جام پلا دے للہ
> سن کے آیا ہوں ترا نام رسولِ عربی
> حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجھے ملتا ہیں
> نیک ہووے مرا انجام رسولِ عربی

خاکسار حافظ سلیم احمد خان احمدی

مسلم سن رائز

امریکہ سے شائع ہونے والے احمدی رسالہ مسلم سن رائز کا چھٹا نمبر پہنچ گیا ہے۔ جسمیں کئی ایک بہت دلچسپ مضامین امریکہ میں تبلیغ احمدیت کی رپورٹ کے علاوہ شکاگو کی مسجد احمدیہ کا فوٹو بھی ہے۔ نیز کئی احمدی نو مسلموں کے بھی فوٹو دئے گئے ہیں۔ جو احباب ابھی تک اس کے خریدار نہیں ہوئے انہیں فوراً قادیان اشاعت میں اس کی خریداری کی درخواست بھیجنی چاہیئے اور انہیں خود اس رسالہ کے مضامین سے حظ اٹھانا چاہیئے۔ وہاں جناب مفتی صاحب کی بھی مدد کرنی چاہیئے۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

دریائے نائیجیریا کے پار ہزاروں کو پیغام

پادشاہوں کے درباروں میں تبلیغ

احمدیت کا شاندار مستقبل

(از مولوی عبدالرحیم صاحب نیر)

شمال کا سفر

گذشتہ تین ہفتوں میں عاجز نے نائیجیریا کے پار شمالی نائیجیریا کا سفر کیا گو مالی مشکلات اور علالت طبع کے باعث پروگرام کو توڑنا اور جلد مرکز کو واپس آنا پڑا۔ تاہم اللہ کے فضل سے بہت سا کام ہو گیا۔ ۱۸۰۰ میل کا سفر گیا۔ چار امرائے کبار کو خطبہ الہامیہ نذر کیا۔ دو کو بذریعہ آدمی اور دو کو بدست خود دیا۔ اور تبلیغ کی۔ ۲۰ لیکچر دئے۔ ہزاروں بندگان خدا کو پیغام مسیح موعود پہنچایا گیا۔ ۳ تعلیم یافتہ عیسائی مسلمان ہوئے ۶ بت پرست اسلام لائے ۱۵۲ مسلمان مسلمان ہوئے

نائیجیریا میں احمدی

اس مضمون کے ساتھ نائیجیریا کے ایک حصہ کا نقشہ دیا جاتا ہے۔ اسمیں صرف وہ مقام دکھائے گئے ہیں۔ جہاں احمدیت کے پہونچنے کا ہمیں علم ہے۔ جن مقامات پر ۵ کا نشان ہے۔ وہاں جماعتیں باقاعدہ بن چکی ہیں۔ اور باقی جگہوں میں ممبر موجود ہیں۔ مگر نظام مرتب کیا جا رہا ہے۔ ۵ مقام پر جماعت کے ممبروں کی تعداد یا اہمیت اسقدر ہے۔ کہ وہ جماعت کہلا سکیں۔ مگر دوسرے ۱۲ مقامات میں اعلان کردہ احمدیوں کی تعداد یا ضبط ابھی تک۔ ایسا نہیں کہ جماعت کے نام سے انکو منسوب کیا جا سکے۔ مگر اللہ کے فضل سے یہ ناکارہ خادم حارث بننے اس قابل ہو سکا ہے۔ کہ دریائے نائیجیریا کے آر پار احمدیت کی تخم ریزی کرینگے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

اس ملک میں ہمارے سامنے عظیم الشان کام ہے ابھی تک ہزار ہا مخلوق خدا اسلام کی نعمت سے غیر مستفیض ہے۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ ان لوگوں کو نور اسلام سے منور کیا جائے۔

شمال کا سفر

سابقہ خط میں اختصار کے ساتھ زوریہ ہو پہنچنے کی خبر دی تھی۔ اور آئندہ کے ارادوں کا اظہار کیا تھا۔ اس کے بعد میں کانو گیا۔ اور بہت سی وجوہات کے باعث نہ آگے جا سکا۔ اور نہ ہی مجوزہ پروگرام کے مطابق نائیجیریا کے گنگا کی طرف روانہ ہو سکا۔ شمالی نائیجیریا کا سفر بڑا مشکل ہے۔ رہنے کا انتظام مشکل۔ حکام سے اجازت مشکل۔ جگہ بجگہ جانا مشکل۔ سونے کھانے۔ پکانے۔ اوڑھنے پہننے۔ صرف کرنے کا پورا سامان لئے بغیر جانا خطرات سے خالی نہیں۔

اس لئے میں کہتا ہوں کہ شمال کا سفر بہت مشکل ہے۔ لیکن الحمد للہ کہ میں نے آرام اطمینان اور کامیابی سے سفر کیا۔

لیگوس سے روانگی

جزیرہ لیگوس۔ جہاں سلسلہ عالیہ کا نائیجیریا اور کل مغربی افریقہ میں مرکز ہے براعظم افریقہ سے دو پلوں کے ذریعہ پیوست ہے۔ پہلا پل جزیرہ اڈو پر ختم ہوتا ہے۔ اور اسی جزیرہ پر نائجیرین ریلوے کا پہلا سٹیشن ہے۔ ۱۰ اگست کو روانگی کا وقت مقرر تھا۔ دوستوں کی موٹریں ۱۱ بجے مکان پر آ موجود ہوئیں۔ اور ایک میں اسباب دوسری میں خود سوار ہو کر عزم سفر کیا۔ ریلوے سٹیشن پر احمدیوں کا ہجوم تھا۔ نوجوان کلرک کام سے رخصت لیکر گاڑی پر آ گئے۔ اور مصافحہ کرنے والوں میں اکثر ایسے تھے۔ جو اپنے تئیں احمدی

کہتے ہیں۔ مگر ابھی تک باقاعدہ اعلان بیعت نہیں کیا۔ ریلوے اسٹیشن پر جو مخلصین ملنے آئے۔ ان میں عزیز حاجی عبدالرحیم ابی سمتھ بھی تھے۔ وہ رات کو اپنی ملازمت کی جگہ سے چند روز کی رخصت پر آئے تھے۔ مگر میری روانگی سے مطلع ہو کر اسٹیشن پر آئے۔ اور "قادیانی" مصافحہ کر کے مجھے ایک منٹ کے لئے قادیان پہنچا دیا۔ حاجی صاحب کو عاجز سے اخلاص ہے۔ اور وہ باوجود ممانعت میرے ہاتھ کو ضرور بوسہ دیتے ہیں۔ اور اردو بولنے کی نہ صرف خود کوشش کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اردو پڑھنے کی تاکید کرتے ہیں +

ایبوٹے میٹہ نائجیرین ریلوے کا صدر مقام براعظم افریقہ پر ایبوٹے میٹہ ہے۔ اور ریلوے سٹاف جو بیشتر انگریزوں اور غرب الہند کے باشندوں پر مشتمل ہے یہیں رہتا ہے۔ حکومت نائجیریا نے کوشش کی تھی کہ ہندوستانیوں سے ریلوے پر خدمت لی جائے اور معقول سٹاف بھی بھرتی کیا تھا۔ مگر بعض مر گئے۔ اور باقی بیمار رہنے لگے۔ اس لئے ہندوستانیوں کی بجائے امریکہ کے آزاد شدہ غلاموں کی اولاد سے جو جزائر غرب الہند میں آباد ہیں۔ اور اچھے تعلیم یافتہ ہوشیار لوگ ہیں۔ اس کام کے لئے آدمی بھرتی کئے گئے۔ جو نہایت محنتی اور آب و ہوا کے برداشت کرنے والے ثابت ہوئے۔ ایبوٹے میٹہ میں ابھی تک دو ہندوستانی مسلمان رہتے ہیں۔ اول احمد دین چیف کلرک ریلوے دوم عبدالمجید برادر احمد دین جو تجارت کا کام کرتے ہیں۔ اول الذکر سال رواں میں موت کے منہ سے بڑی مشکل سے جان بر ہوا ہے۔ اسے بلیک واٹر فیور Blackwater fever ہو گیا تھا +

ہماری جماعت کے اسوقت اللہ کے فضل سے اسجگہ ۳۰ ممبر ہیں۔ اور مسجد بنانے کے لئے جگہ ایک عیسائی ہمدرد نے دیدی ہے۔ اور انشاء اللہ سال کے ختم ہونے سے قبل وہاں مسجد احمدیہ بن جائیگی +

جبہ اور نائجیریا ریل کی گاڑیاں آرام دہ ہیں۔ کھانے کی گاڑی ڈاک گاڑیوں کے ساتھ لگائی جاتی ہے۔ درجہ ہائے اول و دوم میں سونے کا انتظام ہے۔ حکام ریلوے کی عنایت سے ہم مسافروں کا سیکنڈ کلاس کمرہ مجھے اور جبہ کے ترجمان کو دیا گیا۔ اور ایک دن اور ایک رات گذار دینے کے بعد ۱۷ تاریخ کی صبح ہم دریائے نائجر پر پہنچے۔ نائجر دریائے اٹک کی طرح پوری شان سے بہتا ہے۔ اور برسوں کی محنت شاقہ و صرف کثیر کے بعد محکمہ ریلوے جبہ کا پل بنانے پر قادر ہو سکا۔ نائجر کو عبور کرتے وقت خیالات کا عجیب سلسلہ شروع ہوا۔ ایام طفولیت میں جغرافیہ پڑھتے وقت افریقہ کی ریاستوں اور دریاؤں کا یاد کرنا یاد آ گیا۔

افریقہ میں ہندوستان لائن کے دونوں طرف کہیں کہیں چھوٹے چھوٹے گاؤں نظر آتے ہیں۔ ان گاؤں کی گھاس پھوس کی عمارتیں صرف ایک گول چھوٹا کمرہ اور صحن پر مشتمل ہیں۔ یہ گھر ہندوستان کے بھوسہ رکھنے کے گول گول مخروطی کوٹھوں کی طرح ہیں۔ اگر آپ ان میں سے ننھے ننھے برہنہ لڑکے لڑکیوں اور ان کی نیم برہنہ ماؤں کو شیرخوار بچے پیچھے ڈالے ہوئے نکلتے ملاحظہ کریں۔ تو آپ کو تعجب ہو گا کہ چغہ پہنے اور اسپر جبہ پہننے والا ہوسا خاوند کس طرح اتنے کنبے کے ساتھ اس چھوٹے سے جھٹ میں گذارہ کر سکتا ہے قدرت نے افریقہ کے آدمیوں کو سیاہ رنگ اور زمین کو سبز پلنگ پوش دیا ہے۔ اور جب تک آپ صحرائے اعظم کے قریب تک نہ پہنچ جائیں۔ سبزپوش غلمان اور حوریں شجر و نجم کی صورتوں میں اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے اور والنجم والشجر یسجدان کا عملی رنگ دکھاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

اس دلفریب منظر اس سادہ زندگی میں ایک دن کے مزید سفر نے ہندوستان نما باجرہ کے کھیتوں اور گھوڑوں کے گلوں اور خوبصورت میٹھے نرم گنوں کے مشاہدہ کا اضافہ کیا۔ اور مکھن بیچنے والی سیاہ لڑکیوں کے درمیان اکی دکی سفید رنگ عرب خط و خال والی خولانی لڑکی کی موجودگی سے افریقہ میں ہندوستان دکھائی دینے لگا۔
(باقی ایندہ)

"مبلغ کیلئے نہایت ضروری ہے کہ وہ جہاں جائے وہاں کے لوگوں پر ثابت کر دے کہ وہ ان کا ہمدرد اور خیرخواہ ہے جب لوگ اسے اپنا خیرخواہ سمجھیں گے تو اسکی باتوں کو بھی سنیں گے اور ان پر اثر بھی ہو گا"
حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

قرآن کریم پر آریہ مسافر کے اعتراضات کے جواب

اعتراض نمبر ۱۷ نہ صرف وحی بلکہ فرشتہ کس طرح زندہ رہ سکا۔ اگر اس کی بناوٹ خاص ہو تو پہلے وہ ثابت ہونی چاہئے۔ اگر کسی کے تجربہ میں اب تک یہ بناوٹ نہیں آئی۔ تو ہزاروں لاکھوں بار سنتے جا کر بھی مسلمانوں کی عقل میں دلیل کی حرکت کا پیدا نہ ہونا موجب تعجب ہے۔ اگر وہ فرشتے بے شکل ہیں۔ تو ان کی ہستی کا کون گواہ۔ اور پھر جو خدا کی لڑائیوں میں ایک فریق کو ہزاروں فرشتوں کی کمک پہنچانے کا بیان کرتا ہے۔ یہ سب بے شکل کے فرشتے اور خدا کی معاونت فرضی گپ ثابت ہو گی۔

جواب جس طرح بعض دل کے اندھوں کو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا بھی انکار ہے۔ اسی طرح مسافر کو محض ظاہر بین ہونے سے فرشتوں کے متعلق اعتراض ہے۔ مسافر کہتا ہے "اگر فرشتہ کی بناوٹ خاص ہو۔ تو پہلے وہ ثابت ہونی چاہئے"۔ یاد رہے۔ کہ ہم ملائکہ کو اپنی حقیقت میں غیر مرئی تسلیم کرتے ہیں۔ جیسے اور بہت سی اشیاء آریہ بھی غیر مرئی تسلیم کرتے ہیں۔ اور ان کے کاموں کو ہم اپنے اوپر نہیں قیاس کر سکتے۔ اس لئے یہ بالبداہت فضول ہے۔ رہی یہ بات کہ "اگر وہ فرشتے بے شکل ہیں۔ تو ان کی ہستی کا کون گواہ" سو یاد رہے کہ انکی ہستی کے گواہ وہ ہزارہا اولیاء و اصفیاء و انبیاء ہیں۔ جن کی زندگی بے لوث تھی اور جنہوں نے دنیا میں عظیم الشان تغیرات پیدا کر دئے۔ ہاں وہ بدقسمت کافر بھی گواہ ہیں۔ جو خدا کے قہری فرشتے کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔ اور موجودہ زمانہ میں آریہ سماج میں سے پنڈت لیکھرام نے اپنی شہادت (بقول آریہ مسافر بھی) سے ہستی ملائکہ کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا ہے۔ پس اپنے گھر میں اتنا بڑا ثبوت دیکھنے کے بعد کم از کم آریہ سماج کا حق نہیں ہے۔ کہ ہستی ملائکہ کا انکار کرے۔ لڑائیوں میں معاونت بالملائکہ گپ نہیں بلکہ ثابت شدہ اور آزمودہ صداقت ہے۔ جنگ بدر کا ہی واقعہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے اپنے سے تگنے اور پھر مسلح دشمنوں کا بے [illegible]

کیا۔ اور انہیں شکست فاش دی۔ اور تاریخ دان اصحاب آج تک اس فتح پر حیرانی کا اظہار کر رہے ہیں۔

اعتراض نمبر ۱۸ علم الٰہی پیدائش عالم کے ساتھ ہی انسانوں کو ملنا چاہئے۔ سو قرآن سے پہلے الہام ملنا لازمی ہے۔ خود قرآن اسے تسلیم کرتا ہے۔ تب سوال یہ ہے کہ کونسی بات پہلے الہاموں میں نہ تھی جس کے لئے قرآن کی ضرورت مانی جاوے۔ ترقی و تنزل ہمیشہ ہر ملک میں ہوتے آئے اور ہوتے رہیں گے۔ گذشتہ صدی ہی میں ہزاروں ریفارمروں نے خرابیوں کو دور کیا۔ اور دلوں و عقلوں کو پلٹا۔ لیکن ان کی تحریروں کو کلام الٰہی نہیں کہا جاتا۔ تب عرب کے سدھار کے لئے یا عرب کی تاریخ کے متعلق تحریریں کلام الٰہی کیسے ہو گئیں۔

جواب قرآن مجید کا یہ بھی ہر قوم پر احسان ہے۔ کہ اس نے سب مذاہب کے ہادیوں اور ان کی کتابوں کو عزت کی نظر سے دیکھا ہے۔ اسکی نسبت یہ کہنا کہ پھر قرآن کی کیا ضرورت تھی۔ یہ بالبداہت غلط ہے۔ کیونکہ یہ تو آریوں کو بھی مسلم ہے۔ کہ نبی کریم کی بعثت کے وقت آریہ ورت بھی طرح طرح کی خرابیوں میں مبتلا تھا۔ جو ثبوت تھا اس بات کا کہ وید وغیرہ ہدایت دینے کے قابل نہ تھے۔ یہی ضرورت قرآن کی تھی۔ ہمیں اس سے انکار نہیں۔ کہ پہلے زمانوں میں اللہ تعالیٰ کلام کرتا رہا ہے۔ لیکن چونکہ اس وقت نسل انسانی روحانی ترقیات کے لحاظ سے مثل ایک بچے کے تھی۔ اس لئے وہ کلام اسی شان کے ساتھ تھا۔ لیکن جس طرح بچے کے بڑے ہو جانے پر چھوٹے کپڑے اس کے لئے ناقابل استعمال ہو جاتے ہیں۔ اور پھر وہ ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اسی طرح قرآن کریم کے آنے سے وہ سب کتابیں وید۔ توریت۔ زبور۔ انجیل وغیرہ منسوخ اور ناقابل عمل ہو گئیں۔ کیونکہ جس طرح چھوٹے کپڑوں سے بڑے آدمی کا ننگ نہیں ڈھک سکتا۔ اسی طرح اب ان پہلی کتابوں کے ذریعہ کوئی منزل تک نہیں پہنچ سکتا۔ پس جب قرآن سے پہلی کتابیں ایک زمانہ تک انسانی دست برد کا تختہ مشق رہ کر اپنی غرض کو پورا کرنے سے قاصر ہو گئیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے جو ہر زمانہ کے لئے بیدار رہتا ہے۔ ساری دنیا کیلئے قرآن مجید جیسی مبارک اور مطہر کتاب بھیجی۔ اور چونکہ انسان کی روحانی زندگی کے تمام اور مکمل طریق اسی میں بیان کر دئے گئے تھے۔ اس لئے اس کی حفاظت کا آپ ذمہ لیا۔

پہلے دنیا میں۔ وید۔ توریت۔ زبور۔ انجیل وغیرہ الگ الگ قوموں کے لئے آئیں۔ جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے۔ اور جیسا کہ عملی رنگ میں ظاہر ہے۔ پھر ان سب پر حکم بنا کر قرآن کریم کو نازل کیا گیا۔ اسی لئے اس کا نام مہیمن یعنی نگران رکھا گیا۔ باقی جو یہ کہا ہے۔ کہ "ترقی و تنزل ہمیشہ ہر ملک میں ہوتے آئے اور ہوتے رہیں گے"۔ اس سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے۔ تو یہی۔ کہ آئندہ سلسلہ الہام جاری ہونا چاہئے۔ سو الحمد للہ کہ اسلام نے یہی کہا ہے۔ کہ سلسلہ الہام تا ابد جاری رہیگا ہاں البتہ یہ ضرور ہے۔ کہ قرآن سے بڑھکر کوئی شریعت نہیں آسکتی۔ کیونکہ یہ مکمل کتاب ہے۔ اور کوئی دانا عمدہ عمارت کو گرا کر نئی نہیں بنایا کرتا۔

ماسوا اگر ہزاروں ریفارمروں کا حوالہ دینے کی بجائے کسی ایک کا ہی نام پیش کر دیا۔ جس کے کلام نے دنیا میں اس قدر تغیر کیا ہو۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی نے کیا۔ تو بات بھی ہوتی۔ تاہم ہم پوچھتے ہیں۔ انہوں نے کب الہام الٰہی کا دعویٰ کیا۔ کب نصرت الٰہی ان کے شامل حال ہوئی اور کب وہ دنیا کی مخالفت کے باوجود مظفر و منصور ہوئے کب انہوں نے اپنی تحریروں کے بے مثل ہونے کا دعویٰ کر کے کامیابی حاصل کی۔ کہ ان کی تحریروں کو الہامی کہا جا سکے۔

اعتراض نمبر ۱۹ کہا جاتا ہے۔ کہ الہام ہمیشہ خدا دے سکتا ہے۔ اس لئے آغاز عالم کی شرط کو چھوڑ کر اب قرآن کا الہام ملنے میں ہرج کیا ہے۔ بھلا یہی اعتقاد ہے۔ کہ خدا ہمیشہ موجود ہے۔ اور اس کا حقیقی علم ہر جگہ جلوہ گر ہے۔ لیکن اگر آغاز عالم اور اس کے بعد کے الہام میں وہ نسبت ہے جو روشنی کو اندھیرے سے۔ تو یقین جانو کہ بعد کا دعویٰ صحیح نہیں۔ جب بھی الہام ہوگا۔ وہی ہوگا۔ جو آغاز عالم میں ہوا تھا۔ سچا علم ہمیشہ بے بدل ہے۔

جواب معترض صاحب نے مطابق اپنی کتاب مقدس وید کے صرف زبانی جمع خرچ پر ہی اکتفا کیا ہے۔ اگر واقعی یہی بات تھی۔ کہ نعوذ باللہ قرآن مجید بمقابلہ وید ظلمت تھا۔ تو مسافر بے راہ کو چاہئے تھا کہ کوئی دلیل بھی دی ہوتی۔ تا پبلک وید اور فرقان حمید کا موازنہ کر سکتی اگر وید میں کچھ نور تھا اور ہدایت کا ظہور تھا۔ تو کیوں آریہ ورت کو اس نے منور نہ کر دیا۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ جب تک حامیان دین متین اس ملک میں تشریف نہیں لائے تھے۔ سارا ہندوستان دیوتاؤں کے سامنے اپنے ماتھے رگڑتا تھا۔ پس یہ قرآن ہی کا نور تھا جس نے ایک دم میں اجالا کر دیا۔ اور اسی اجالے میں پنڈت دیانند صاحب کو بھی بتوں کے خلاف آواز اٹھانے کی سوجھی۔ یہ کہنا کہ "جب بھی الہام ہوگا وہی ہوگا جو آغاز عالم میں ہوا تھا سچا علم ہمیشہ بے بدل ہے"۔

اس سے اگر معترض کا مقصد حصر کلی ہے تو بالبداہت باطل ہے۔ کیونکہ جس طرح کوئی دانا اپنے بچے کو ایک دفعہ بچپن میں کپڑے دیکر بے فکر نہیں ہو جاتا۔ کہ اب ضرورت نہ پڑیگی اور کوئی ہوشیار زمیندار ایک سال کی عمدہ بارش سے ہمیشہ کا امساک باران قبول نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ہرگز ممکن نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جب اپنی رحمانیت سے ننگے اور جنگلی انسانوں کی ہدایت کا سامان کرے۔ تو تعلیم یافتہ اور مدعیان تہذیب کے لئے نہ کرے۔

پس جس طرح ہر ایک عالم و جاہل۔ امیر و غریب۔ چھوٹے و بڑے کے لئے پانی ایک لابدی چیز ہے۔ اسی طرح الہام الٰہی کا سلسلہ بھی ایک ضروری امر ہے۔ جس کے بغیر حق کے پیاسوں کی پیاس دور نہیں ہو سکتی۔ اور کوئی پانی ان کی تشنگی کو دور نہیں کر سکتا۔ سوائے الہامی پانی کے۔ پس کلام الٰہی کو آغاز میں مقید کرنا جہاں اللہ تعالیٰ کی ذات پر صفت تکلم کے تعطل کا عیب لگاتا ہے۔ وہاں عاشقان دیدار الٰہی پر بھی بے حد ظلم ہے پس یہ حصر باطل ہے۔

باقی یہ کہ سچا علم ہمیشہ بے بدل ہے یہ سچ ہے۔ لیکن معترض کو علم اور اوامر و نواہی میں فرق کرنا چاہیئے۔ علم خبر ہے اور اخبار میں نسخ ہم بھی نہیں مانتے۔ لیکن اوامر و نواہی ہر زمانہ اور ہر حالت کے لئے علیحدہ ہوتے ہیں۔ دیکھو نیچر اس کی شہادت ہے اگر کوئی شخص قطب شمالی میں چلا جائے۔ اور وہاں جاکر بہ نسبت ہند کے کوئی تبدیلی لباس وغیرہ میں نہ کرے تو یقیناً وہ تکلیف اٹھائیگا۔ حالانکہ وہ اس حالت میں ہندوستان میں بہت اچھی گذران کر سکتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ملک بدلنے سے احکام نیچر میں فرق آجاتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح لوگوں کی حالت بدلنے اور ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی کرنے سے احکام بدلنے ضروری ہیں۔ لہذا قرآن کریم نے جو وید توریت

ہندوستان کی خبریں

فوجی جتھے کے مقدمہ کی سماعت

امرتسر ۲۶ اکتوبر۔ کل بعد دوپہر ایک سو ایک فوجی پنشنروں کا جتھہ گرفتار کر لیا گیا۔ مسٹر بیٹی نے صوبیدار امر سنگھ کو گرفتاری کے بعد کرسی پیش کی۔ مگر انہوں نے یہ کہکر کہ میں اپنے رفقا کی معیت کو ترجیح سمجھتا ہوں انکار کر دیا۔

خلافت کمیٹی کے اجلاس میں التوا

اعلان کیا گیا ہے کہ مرکزی خلافت کمیٹی کا جو اجلاس بمبئی میں یکم نومبر کو ہونے والا تھا۔ سیٹھ چھوٹانی کی علالت کے باعث ملتوی کر دیا گیا۔

پوسٹ آفس کی آمدنی

اگرچہ محصول میں اضافہ کے باعث پہلے کی نسبت خط و کتابت کی مقدار کم ہو گئی ہے۔ مگر ڈاکخانہ ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ فی ہفتہ زیادہ کما رہا ہے۔

چھ موپلوں کو سزائے پھانسی

کلکتہ ۲۷ اکتوبر۔ مشہور باغی موپلا لیڈر رکھنی کوک تھنگل اور دیگر کے مقدمہ میں جن پر الزام تھا۔ کہ انہوں نے ہندوؤں کو جبراً مسلمان بنایا ہے۔ اور فوجوں پر فائر کئے ہیں۔ چھ ملزمان کو پھانسی اور تین کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی ہے۔

دہلی میں سکہ سازوں کی گرفتاری

دہلی ۲۶ اکتوبر۔ گذشتہ شام افغان قونصل کے افسروں نے مقامی پولیس کی مدد سے صدر بازار میں ملسیان ضلع جالندھر پنجاب میں ایک گاؤں کے چار زرگروں کو گرفتار کیا۔ جن پر مختلف قیمتوں کے جعلی افغانی سکے بنانے کا شبہ کیا جاتا ہے۔ ان سے کثیر التعداد جعلی افغانی سکے اور حکومت برطانیہ کے اٹھنی کے سکے لے لئے۔

موپلا یتیم اور انجمن حمایت اسلام

انجمن حمایت اسلام لاہور نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۴ اکتوبر میں فیصلہ کیا ہے کہ پانچسو موپلا کے یتیم لڑکے لاہور بھیجوا دئے جائیں۔ اور ان کے ساتھ کم از کم تین استاد کیلئے چند موپلا مسلمان بھی ہوں۔

بہار میں ذریعہ تعلیم دیسی زبان

پٹنہ ۲۴ اکتوبر۔ بہار و اڑیسہ میں تعلیمی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ابتدائی تعلیم جبری اور مفت ہو۔ اور تعلیم کا ذریعہ دیسی زبان ہو۔

فوجی پنشنروں کے جتھے کو سزا

فوجی پنشنروں کے جتھہ دار صوبیدار امر سنگھ کو جس کی فوجی خدمات ۳۴ سال کی تھیں۔ دو سال قید سخت اور ایک سو روپیہ جرمانہ اور بصورت عدم ادائگی جرمانہ ۶ ماہ قید سخت کی سزائیں دی گئیں۔ ۲۶ کو ضعیف سمجھ کر ۶-۶ ماہ قید محض اور ایک ایک سو روپیہ جرمانہ یا تین ماہ قید کی سزائیں دی گئیں۔

گورو کے باغ کے فیصلہ کیلئے مہنت کا اعلان

مہنت سندر داس گورو کا باغ نے بذریعہ اوداسین مہامنڈل پنجاب امرتسر ایک اعلان شائع کرایا ہے۔ کہ تنازعہ گورو کے باغ کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے صحیح فیصلہ پر پہنچنے کے لئے سات اصحاب کی ایک کمیٹی مقرر ہونی چاہئے۔ جس کے سر پنچ مسٹر گاندھی جی ہونے چاہئیں۔ اور باقی چھ اصحاب میں سے دو پربندھک کمیٹی کی طرف سے اور دو نامدھاریوں کی طرف سے اور دو اوداسی مہامنڈل کی طرف سے ممبر مقرر ہوں۔ اس کمیٹی کا فیصلہ ہر دو پارٹی یعنی مہنت سندر داس اوداسی مہامنڈل اور پربندھک کمیٹی کو منظور کرنا ہو گا۔

گجرات میں بدیشی کپڑے پر پہرا

احمد آباد ۲۷ اکتوبر۔ گجرات پراونشل کانگرس کمیٹی نے بدیشی کپڑے کی دکانوں پر پہرہ لگانا شروع کئے جانے کے متعلق اپنی ایگزیکٹو کمیٹی کی سفارش منظور کر لی ہے۔

کونسلوں کے بائیکاٹ کے حق میں ریزولیوشن

مزید براں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں کونسلوں کے بائیکاٹ پر غیر متزلزل یقین کا اظہار کیا گیا۔ صرف ایک ممبر نے مخالف رائے دی۔

ہندوستان کیلئے عیسائی مشنری آگئے

بمبئی ۲۸ اکتوبر۔ ہندوستان کو امداد دینے کا مشن جس کے صدر ڈین آف مانچسٹر ہیں۔ آج یہاں ساحل ہندوستان پر اترا ہے۔ مشنریوں میں سے کل صبح لکھنؤ روانہ ہو جائینگے۔ ۱۳ پادری اور دو عورتیں یکم نومبر تک بمبئی میں ہی رہینگی۔

ملتان میں کوچہ بندیوں کا معاملہ

ملتان شہر ۲۴ اکتوبر۔ ملتان شہر میں ہندوؤں نے اپنے محلوں میں کچھ کوچہ بندیاں بنائی تھیں۔ ڈپٹی کمشنر نے حکم دیا تھا۔ کہ ان کوچہ بندیوں کو گرا دیا جائے۔ اس کے خلاف ہندو اپنی درخواستیں لے کر مسٹر ایمرسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں حاضر ہوئے۔ جن کی کوچہ بندیاں زیر دفعہ ۱۳۳ ضابطہ فوجداری گرائے جانے کا حکم ہوا تھا۔ اس پر ہندوؤں کے وکلاء نے بحث کی۔ آخر قرار پایا۔ کہ یہ معاملہ پانچ اشخاص کی جیوری کے سپرد کیا جائے۔

دہلی کے مقدمہ قتل کا فیصلہ

دہلی ۲۸ اکتوبر۔ مسٹر جے کولڈسٹریم ڈسٹرکٹ و سیشن جج نے آج اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا جو ایک نوجوان جنیا کے قتل کے متعلق چل رہا تھا۔ تیسرے ملزم بشن لال کو زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند قتل کا مجرم قرار دیکر اُسے سزائے موت دی۔ باقی تین ملزمان گردھاری لال بال کشن اور نثار احمد کو سیشن جج نے تمام الزامات سے بری کر دیا۔

یورپین افسروں پر حملہ

بمبئی ۲۸ اکتوبر۔ ۱۸ اکتوبر کو مسٹر کرک سیشن جج مسٹر گیبتس کلکٹر سکھر اور مسٹر ٹانٹن اسسٹنٹ کلکٹر موٹر کار پر جیٹی سے سکھر کی طرف واپس آ رہے تھے۔ کہ جنگل میں سے ان پر کسی نے گولیاں چلائیں۔ مسٹر کرک کو بازو اور جسم پر زخم لگے۔ موٹر کار کا راستہ روک لیا گیا۔ اس لئے وہ ٹھہر گئی تھی۔ پولیس مجرموں کا پتہ لگانے میں مصروف ہے۔ جن کا پتہ ابھی تک نامعلوم ہے۔

ریلوے ملازموں کی کانفرنس

بمبئی ۲۸ اکتوبر۔ ریلوے ملازموں کی متحدہ انجمن کا اجلاس زیر صدارت ایف اینڈریوز ماہ نومبر میں ۲۴ سے ۲۷ تک بمبئی میں منعقد ہو گا۔

غیر ممالک کی خبریں

برطانی پارلیمنٹ کی شکست

اکسفورڈ ۲۷ر اکتوبر پریوی کونسل میں بادشاہ سلامت نے پارلیمنٹ کی شکست کے اعلان پر دستخط کر دئے ہیں۔ اور جدید پارلیمنٹ کو ۲۰ر نومبر کے لئے طلب کیا ہے۔ انتخاب کے لئے امیدواران کی نامزدگی کی تاریخ ۴ر نومبر اور رائے دہندگی کی تاریخ ۱۵ر نومبر مقرر ہوئی ہے۔

مسٹر لائیڈ جارج کی خلاف بیانیاں

لندن ۲۱ر اکتوبر۔ لارڈ اسلنگٹن صدر مجالس مشرق قریبہ و مشرق وسطی نے اخبار ٹائمز کو ایک زبردست خط لکھا ہے۔ جس میں مسٹر لائڈ جارج کی ۱۴ر اکتوبر والی تقریر پر نہایت سخت اور درشت لہجہ میں نکتہ چینی کی گئی ہے کہ اس تقریر نے مسلمانوں کے مخالفانہ جذبات اور بھی بھڑکا دئے اور مضبوط کر دئے۔ باوجود سخت اشتعال کے بھی ترکان احرار نے عدیم المثال ضبط و برداشت اعتدال اور شرافت سے کام لیا۔ اور حسن سلوک روا رکھا۔ ترکوں کے خلاف قتل عام کا راگ بھی صرف مسٹر لائڈ جارج ہی نے چھیڑا ہے۔ حالانکہ یونانی اس کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اگر مسٹر لائڈ جارج خاموش رہیں۔ اور مداخلت نہ کریں۔ تو پھر مستقل امن اور صلح کی راہ میں کوئی خطرناک رکاوٹ حائل نہیں ہو سکتی۔

معاہدہ ترکی و افغانستان کی تصدیق

دہلی ۲۶ر اکتوبر۔ بتاریخ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۲۲ء بروز جمعہ عیدگاہ کابل میں جبکہ وزراء فوجی افسر تمام سول عہدہ دار اور رعایا میں سے اکثر اصحاب حاضر تھے۔ معاہدہ ترکی و افغانستان پڑھا گیا۔ اور غیر معمولی جوش مسرت میں بعض تشریحات ہونے کے بعد تصدیق ہو گیا۔

مجالس مصالحت کی تاریخ کا تعین

پیرس ۲۵ر اکتوبر۔ موسیو پائنکارے نے عکومت انگورہ کو مطلع کیا ہے کہ مسائل مشرق ادنی کے تصفیہ کے لئے بزم مصالحت بمقام لاسین ۱۳ر نومبر کو منعقد کی جائیگی۔

حکومت انگورہ کی وزارت خارجہ کا استعفا

قسطنطنیہ ۲۶ر اکتوبر۔ انگورہ کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ ترکان احرار کے وزیر خارجہ یوسف کمال صحت خراب ہو جانے کی وجہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ رضا نور جو حال ہی میں روس میں سفیر ہو کر گئے تھے۔ بطور وزیر خارجہ کام کر رہے ہیں۔

اٹلی کی وزارت کا استعفا

روما ۲۶ر اکتوبر۔ فسیسٹی کے تہدید آمیز رویہ سے ڈاکٹر سینیر فیکٹا کی وزارت نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ فیسٹی کا مطالبہ ہے۔ کہ انہیں حکومت میں شریک کیا جائے۔ اور اٹلی میں فیسٹسٹوں کے جس قدر دستے ہیں۔ ان سب کے جمع ہونے کا اس نے حکم دیدیا ہے۔ بہرکیف صورت حال امید افزا خیال کی جاتی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ سینیر اورلانڈو یا سینیر گلوٹی جدید وزارت ترتیب دے لیں گے۔

بلغاریہ مغربی تھریس میں اپنے حقوق طلب کریگا

روما کا ایک برقی پیغام مظہر ہے کہ یونانی ہزیمت و شکست کے بعد بلغاریہ نے یہ قرار دیا ہے۔ کہ اثنائے گفتگو مصالحت میں جو آئندہ ہونے والی ہے۔ اپنے ان حقوق کا مطالبہ کرے۔ جو اسکو مغربی تھریس میں حاصل تھے۔ کیونکہ بلغاریہ کو اس کی قوی امید ہے۔ کہ مشرقی تھریس کے متعلق ترکی مطالبات کو منظور کر لیا جائیگا۔

نئے وزیر اعظم کی تقریر

لندن ۲۶ر اکتوبر۔ مسٹر بونرلا نے گلاسگو میں مشرقی حکمت عملی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ فرانس اور اطالیہ ایک ایسی مفاہمت کریں گے۔ جو ترکوں کیلئے اور یونانیوں کے لئے بھی قابل قبولیت ہوگی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ہم گیلی پولی اور آبناؤں کو دوسرا جبرالٹر بنانا نہیں چاہتے۔

لارڈ ریڈنگ کی واپسی کی خبر بے بنیاد ہے

لندن ۲۵ر اکتوبر۔ اخبار انگلشمین کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ اس بیان کی کہ وائسرائیلٹی میں تبدیلی کا امکان ہے تردید کر دے۔ یہ بیان کہ لارڈ ریڈنگ ہندوستان میں صرف دو سال کے لئے تشریف لائے تھے۔ یا اخبار ایوننگ اسٹینڈرڈ کا یہ بیان کہ لارڈ ریڈنگ امسال موسم سرما میں رخصت پر ولایت تشریف لا رہے ہیں۔ اور پھر ہندوستان واپس نہیں جائینگے۔ محض بے بنیاد ہے۔ جہاں تک دفتر وزارت ہند کو معلوم ہے۔ اس اطلاع کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ کہ لارڈ ریڈنگ واپس جا رہے ہیں۔

ترکوں اور روسیوں میں کشیدگی

لندن ۲۵ر اکتوبر۔ قسطنطنیہ کی اطلاعات مظہر ہیں کہ دولتیں انگورہ و روسیا کے درمیان کسیقدر کشمکش رونما ہو گئی ہے۔ اگرچہ اس واقعہ سے تو انکار کیا جاتا ہے۔ کہ موسیو ارالوف نمائندہ روس انگورہ سے چلے گئے ہیں۔ مگر اس امر کو تسلیم کیا جاتا ہے کہ بعض روسی ایجنٹ جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

لندن کے آزاد خیالوں اور مزدوروں میں لڑائی

لندن ۲۸ر اکتوبر۔ لندن میں گلاسگو سے بالکل معاملہ برعکس ہے۔ ایک جماعت بندی کرنے والے صاحب حالات کو کتوں کی لڑائی کا تماشا قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ باسٹھ نشستوں میں پچاس قدامت پسندوں کی۔ اور بارہ قومی آزاد خیالوں کی ہیں۔ اکادن نشستیں اسکویتھ کے آزاد خیالوں کی ہیں اور ۴۳ مزدور طبقہ کے امیدواروں کے لئے ہیں۔ ۱۹۱۸ء سے ان کے یہ اختلاف ہے۔ کہ ایک آزاد خیال مطلق العنان اور مزدور طبقہ میں سے ہر ایک کے دس امیدوار زیادہ ہیں۔ لیکن لندن میں ہر مقام پر آزاد خیال مزدور آپس میں لڑ رہے ہیں۔

انتخاب پارلیمنٹ میں سکاٹ لینڈ کا عدم تعاون

ایک اعلان میں اہل سکاٹ لینڈ سے اپیل کیگئی ہے۔ کہ وہ آئندہ انتخاب میں کوئی ووٹ نہ دیں۔ اور انہیں ایک علیحدہ جمہوری قومی کنونشن (مجلس) بنانے کے لئے کام کرنا چاہئے۔

... کر کے شائع ہوا